سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا (24)

کینیڈا اور اس کے سپرد 6 ممالک کے مربیان کو ہدایات۔ تقریب آمین۔ پیس ویلج کا پیدل دورہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29/ اکتوبر 2016ء

(حصہ سوم آخر)

مربیان سلسلہ کو ہدایات

بعدازاں پروگرام کے مطابق سات بجکر چالیس منٹ پر کینیڈا اور اس کے سپرد ممالک بیلیز، پیراگوئے، ایکواڈور، بولیویا، یوروگوئے اور جمیکا میں خدمت سرانجام دینے والوں کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شروع ہوئی۔

حضور انور نے دعا کروائی اور دریافت فرمایا کہ کیا مربیان کی ماہوار میٹنگ ہوتی ہے۔

اس پر مربی انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ ہوتی ہے اور اس میں سارے مربیان شامل ہوتے ہیں۔ کانفرنس کال کے ذریعہ ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مربی انچارج صاحب نے بتایا کہ میٹنگ میں مربیان کی رپورٹس اور کارگزاری پر تبصرہ ہوتا ہے۔ مربیان اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ فیلڈ میں کیا مسائل اور مشکلات ہیں، ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر مربیان نے بتایا کہ یہ میٹنگ ظہر اور عصر کے درمیان تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے زائد وقت تک ہوتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر عرض کیا گیا کہ تمام مربیان کی رپورٹس کارگزاری باقاعدہ مرکز میں آرہی ہیں۔ مربی انچارج باقاعدہ Compile کرکے بھجواتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض مربیان مجھے رپورٹس کے علاوہ زائد خط بھی لکھتے ہیں اور بعض مجھے ذاتی طور پر کوئی خط نہیں لکھتے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کچھ تو ہفتے میں تین لکھ دیتے ہیں، کوئی مہینہ میں دو لکھ دیتے ہیں، کوئی چھ مہینے بعد شاید ایک لکھتے ہوں۔ نئے مربیان جو گزشتہ سال وہاں لندن میں رہ کر آئے ہیں۔ ان کی میرے ساتھ ریگولر خط و کتابت ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ فیلڈ میں آپ کے کیا مسائل ہیں۔ کیلگری کے مربی سے دریافت فرمایا کہ کیلگری میں جماعتی طور پر عہدیداران ہیں ان کے ساتھ کیا مسائل ہیں؟

اس پر مربی صاحب نے بتایا کہ نوجوانوں میں Generation Gap ہے لیکن Culture Clash زیادہ ہے بہت سی چیزیں ہیں جو سمجھانی پڑتی ہیں کہ یہ کلچر ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: سوال یہ ہے کہ جب نوجوانوں کی تربیت صحیح ہو رہی ہو۔ خدام الاحمدیہ کے Level پر بھی اور مربیان کے ذریعہ بھی تو ان کو پھر دین اور Culture کے بارہ میں سمجھایا جاسکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ Culture تو کوئی چیز نہیں ہے اصل چیز یہ ہے کہ (دین) کی بنیادی تعلیمات کیا ہیں، پانچ نمازیں پڑھنا کوئی Culture نہیں ہے قرآن کریم پڑھنا اور اس پر عمل کرنا کوئی Culture نہیں ہے۔ ہاں جب وہ تربیت اور مذہب اور دینی تعلیمات پر عمل زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جائے تو پھر یہ باتیں Culture کا حصہ بن جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے مذہب Culture پر اثر ڈالتا ہے۔

فرمایا: لیکن مذہب کی جو بنیادی تعلیم ہے اس کو تو نوجوانوں کے دلوں میں ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ انہیں اپنے قریب لانے کی کوشش کریں نوجوان مربیان سے یہی امید ہے کہ جماعتوں میں جہاں جہاں ان کے تقرر ہیں وہاں کے نوجوان طبقہ کو اپنے قریب لائیں، بوڑھوں کی اصلاح آپ سے نہیں ہونی وہ اپنی عمر کو پہنچ چکے ہیں Rigid ہو چکے ہیں۔ ان کا ایک دماغ، ایک سوچ بن چکی ہے۔ نوجوانوں کے دماغوں میں یہ ڈالیں کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل نہیں ہیں بلکہ ہمارے لئے رول ماڈل سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے، اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود ہیں اور آپ لوگوں نے خلافت کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی ہوئی ہے۔

فرمایا: اس لئے کوئی بیچ میں واسطہ نہیں ہے کہ یہ بوڑھے ہمارے لئے رول ماڈل ہوں۔ شام کے وقت جو کھیلیں ہوتی ہیں ان میں آپ خود ان نوجوانوں کو شامل کرکے اپنے قریب لائیں۔ یہ نوجوان انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں کوئی ان کو کام نہیں ہوتا۔ ان کو (بیت) کے قریب لائیں۔ Indoor گیم ہے، اس میں شامل ہوں، پھر جب کھلا موسم آتا ہے تو Outdoor گیمز بھی ہیں۔ اس میں حصہ لیں اور نوجوانوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ Interactive پروگرام کریں اور اس طرح نوجوانوں کو اپنے قریب لائیں تاکہ اگلی نسل کو سنبھال سکیں۔ یہ اصل کام ہے آپ لوگوں کا اور اس معاشرے میں نوجوانوں اور نئی نسل کو سنبھالنا ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج کے بعض لڑکوں میں بعض برائیاں پھیل رہی ہیں۔ بعض لوگوں کو عادت ہے نشہ کرنے کی صرف سگریٹ نہیں، سگریٹ سے آگے بڑھ چکے ہیں وہ پاؤڈر ڈالتے ہیں یا جو بھی دوسرا کرتے ہیں۔ ان کا آپ لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: خدام کو اپنے ساتھ ملائیں، قریب لائیں ان میں اگر برائیاں ہیں تو ان کو پرے نہ دھکیلیں۔ ذاتی رابطہ قائم کرکے برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ آپ لوگوں کی نوجوانی کی عمر ہے اور آپ خدام کی Age Group کے ہیں اور یہاں کے پلے بڑھے ہیں، زبان بھی وہی بولتے ہیں، عمر بھی وہی ہے، دین کا علم بھی ہے۔ اس لحاظ سے آپ لوگ نوجوانوں کو قریب لانے میں اپنا کردار زیادہ ادا کرسکتے ہیں صرف خطبہ دے دیا نماز پڑھا لی اتنا کافی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں جہاں بھی آپ لوگ متعین ہیں فجر کی نماز باقاعدہ پڑھانی ہے۔ چاہے کوئی آئے یا نہ آئے (بیوت) کھلنی چاہئیں، سنٹر کھلنے چاہئیں۔ یہی میں نے آپ لوگوں کو کہا ہوا ہے اور اسی طرح عشاء کی نماز بھی باقاعدہ ہونی چاہئے۔ باقی نمازوں کے بارہ میں میں نے کہا تھا اگر آپ اپنے سٹیشن پہ ہیں کہیں دورے پر نہیں گئے ہوئے، تو باقی نمازوں میں بھی آپ نے باقاعدہ اپنا سنٹر یا (بیت) جہاں بھی ہے کھول کے (نداء) دے کے پانچ سات منٹ انتظار کرکے نماز پڑھ لینی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہ لوگ آتے نہیں اس لئے ہم نے Centre نہیں کھولنا کوئی آئے یا نہ آئے آپ نے باقاعدہ اپنے مرکز کو کھولنا ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ جہاں میں متعین ہوں وہاں سنٹر گھر میں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: گھر میں ہو لیکن لوگوں کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ سنٹر ہے اور یہاں نماز ہوتی ہے اور انہوں نے آنا ہے اور پھر ایسے لوگ جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کے گھروں کو Visit کریں اور یہ Visit دوستانہ Visit ہوں صرف یہ نہیں کہ جا کے ان کو نصیحتیں کرنا شروع کردیں کہ تم نماز پہ نہیں آتے، پہلے ان کے ساتھ تعلق پیدا کریں، قریب لائیں اور بتائیں کہ مرکز کھلا ہوتا ہے۔ ہلکی پھلکی باتوں میں ان کو (بیت) کی طرف یا مشن ہاؤس میں آنے کی طرف دعوت دیں اور بتائیں وہاں باقاعدہ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ آپ نمازوں کے لئے آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کوئی اپنا تجربہ بیان کرسکتا ہے کہ آپ لوگوں کے رویوں کی وجہ سے نوجوانوں میں کوئی تبدیلی ہوئی ہو۔

ایک مربی سلسلہ نے بتایا کہ Ottawa میں جب میری پوسٹنگ ہوئی تو امیر صاحب کی Instruction کے مطابق کہ نوجوانوں کے ساتھ کام کیا جائے کیونکہ وہ وہاں پر اتنے Active نہیں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کھیلوں کے پروگراموں کے ذریعہ وہاں خدام کو Active کیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز بھی پڑھ رہے ہیں اور کافی Improvement ہے اور پچاس فیصد نوجوان بیت سے Attach ہو گئے ہیں۔

مربی سلسلہ Vaughan نے بتایا کہ خدام اور اطفال کی باقاعدہ کلاسز لیتا ہوں جس کی وجہ سے کافی بچے اور خدام Attract ہو گئے ہیں اور اتنا زیادہ تعلق ہو گیا تھا کہ اب جب میری تقرری دوسرے سنٹر میں ہوئی ہے تو یہ بچے اور نوجوان کہتے ہیں کہ ہمارے مربی صاحب ہمیں واپس دے دیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں جامعہ کینیڈا کے پڑھے ہوئے دو مربیان آسٹریلیا گئے ہیں اور وہاں کی جماعت کے افراد کی طرف سے مجھے خط آنے لگ گئے ہیں کہ ان نوجوان مربیان کے آنے کی وجہ سے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ خاص طور پہ Interactive پروگرام بھی ہوتے ہیں اور بڑوں کے ساتھ بھی پروگرام ہوتے ہیں۔ تو آپ لوگوں کو اس طرح کام کرنا چاہئے کہ دوسروں کو نظر آئے اور لوگ محسوس کریں اور جماعت کو بھی نظر آرہا ہو کہ اس مشنری کے آنے سے انقلاب پیدا ہوا ہے۔

فرمایا: پہلے یہ نوجوان کہتے تھے کہ ہمیں زبان سمجھ نہیں آتی اور بچے بھی کہتے تھے ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اب آپ لوگوں کو زبان کا تو کوئی مسئلہ نہیں یہیں پلے بڑھے ہو یہیں کے پڑھے ہوئے ہو۔ یہ بہانہ کوئی نہیں ہے صرف زیادہ سے زیادہ تعلقات بڑھانے کی ضرورت ہے اسی طرح یوکے سے ہر جگہ (مربی) گئے ہیں امریکہ میں بعض (مربی) یہاں کینیڈا سے گئے ہیں ان کے کاموں پروگراموں کے بڑے اچھے تبصرے آتے ہیں۔ لوگ ان کی تعریف کرتے ہیں۔ یہاں کینیڈا میں شاید لوگوں کو لکھنے کی عادت نہیں یا آپ لوگوں کی کام کرنے میں کمی ہے۔ ایک تو کام ویسے ہی ظاہر ہونا چاہئے جو جماعتی طور پر بھی نظر آجائے۔

حضور انور نے مربی انچارج سے استفسار فرمایا کہ کیا آپ (مربیان) کے کام سے مطمئن ہیں؟

اس پر مربی انچارج صاحب نے کہا کام میں کمزوری زیادہ ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میں نے اس لئے ہر

ماہ میٹنگ کرنے کے لئے کہا تھا کہ جہاں جہاں کمزوریاں ہیں ہنشاندہی کرکے ہر ایک کو بتائیں ہر ایک سے انفرادی طور پر جائزہ لیں ایک جنرل جائزہ ہوتا ہے ایک انفرادی طور پر بھی جائزہ لینا چاہئے اور ہر ایک کو مشنری انچارج صاحب کی طرف سے اس کے کام پر، اس کی رپورٹ پر تبصرہ جانا چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا: اصل ذمہ داری یہ ہے کہ نئی نسل کو سنبھالنا ہے اور نئی نسل کو سنبھالنے کے لئے نئی نسل کے لوگ ہی چاہئیں اور جہاں جہاں کوئی عہدیدار روکیں ڈالتے ہیں جہاں آپ کے خیال میں یہ یہ کام ہونے چاہئیں اور جماعتی عہدیدار اس میں روک ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یا آپ کو Freehand نہیں دیتے تو مجھے براہ راست لکھا کریں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ نے کینیڈا میں رہنے والے ہر احمدی نوجوان اور بچے کو سنبھالنا ہے اور اس کو ضائع نہیں ہونے دینا اور ہر ایک کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا ہے اور کیا علاج کرنا ہے، کس طرح اس کو Treat کرنا ہے اور کس طرح Deal کرنا ہے، یہ آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ یہ نہیں کہ ایک Line مل گئی ہے تو اسی کے اوپر چلنا ہے، اپنے حالات کے مطابق نئے نئے طریقے Explore کریں کہ کس طرح آپ بہتر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نوجوان پڑھے لکھے باہمت لوگ ہیں۔ کچھ کرکے دکھائیں اور بغیر ڈرے جو مشورے دینے ہیں دیں۔

مسی ساگا کے مربی صاحب نے عرض کیا: حضور کے خطبات کا جب سے خلاصہ پیش کرنے کا کام شروع کیا ہے اس سے ایک چیز واضح نظر آرہی ہے کہ اب بہت زیادہ لوگ خطبوں کو سننے کے لئے آمادہ ہوگئے ہیں اور اس طرف ان کی توجہ ہوگئی ہے۔

حضورانور نے فرمایا: انگلش میں خطبہ کا خلاصہ جو ہے وہ ایک تو (جماعت کی مرکزی ویب سائٹ) پہ بھی آجاتا ہے ایک وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے جو آتا ہے وہ اگلے جمعہ سنایا جاسکتا ہے۔ لیکن کیونکہ آپ کے وقت کا فرق ہے۔ اسی لئے اسی دن آپ کے جمعہ سے پہلے آپ کو یہاں جماعتی نظام کے تحت تیار کیا ہوا خلاصہ مل جاتا ہے۔ اس میں مزید تفصیل میں جانا ہو اور خطبہ میں مزید باتیں شامل کرنی ہوں تو آپ آسانی سے کر سکتے ہیں۔ زائد Points بنانے ہوں تو بنالیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر ایک کی اپنی استعداد ہے کہ وہ خطبہ میں سے کتنے Point نکالتا ہے۔ جامعہ یوکے سے نئے فارغ ہونے والے مربیان سے میری میٹنگ تھی۔ میں نے انہیں کہا تھا کہ ملاقات میں جو باتیں ہوئی ہیں ان کے Points بناؤ تو ایک لڑکے نے 35,30 Points بنا کے مجھے دیئے۔ میں نے کہا: بڑی اچھی بات ہے میرا خیال تھا کہ کافی ہوگئے ہیں۔ ایک دوسرا لڑکا جو بڑا ہوشیار ہے بڑی باریکیوں میں جاکر دیکھتا ہے اس نے اسی ملاقات سے 67 Point نکال کے دے دیئے، تو یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی استعداد ہے، کسی کی کم ہے اور کسی کی زیادہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ خطبہ کو صحیح طرح سمجھ کر پھر اس میں سے Point نکالنے چاہئیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ جرمنی میں میں نے ان کی Convocation کے Function پر ان کو نصائح کی تھیں۔ میں نے طلباء سے کہا کہ اس میں سے Points نکالو۔ تو زیادہ سے زیادہ جو Points نکالے گئے وہ 40 تھے۔ حالانکہ میں نے وہاں باون (52) Points لکھے ہوئے تھے۔ تو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے گہرائی میں جاکر سمجھا کرو۔

ایک مربی نے عرض کیا: حضورانور کا خطبہ صبح آتا ہے۔ یہاں جماعتی انتظام کے تحت تیار ہو کے سب مربیان کو دوپہر سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اسی دن ہم یہاں خطبہ میں سناتے ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: اگر پہنچ جاتا ہے تو بڑی اچھی بات ہے اور اگر نہیں پہنچتا تو آپ لوگوں نے تو خود بھی خطبہ سنا ہوتا ہے اور اس سے زائد کوئی بات ذہن میں ہو تو وہ بھی بیان کر دیا کریں۔

ایک مربی نے عرض کیا کہ نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے پروگرام ہوتے ہیں تو کئی دفعہ خدام اس طرح کے سوال پوچھتے ہیں جیسے نظام جماعت پر کوئی اعتراض ہو۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اگر پوچھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، ان کو مطمئن کرنا چاہئے اور بڑے ٹھنڈے طریقہ سے ان کو جواب دو اور اگر نظام جماعت کے بارہ میں کسی سوال کے اعتراض کا جواب نہ آتا ہو تو مجھے لکھو میں اس کا تفصیلی جواب دے دوں گا پھر ان کو بتا دیں۔ بلا جھجک مجھے لکھو۔ بہت سارے سوال جو نوجوانوں کے ذہنوں میں آتے ہیں اس کے لئے خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع پہ اور اس کے علاوہ تربیتی کلاس میں بھی جامعہ کے طلباء کے ساتھ ایک سیشن شروع کیا تا کہ ان نوجوانوں کو انہی کی عمر کے ایسے نوجوان مربیان جو دینی علم رکھتے ہیں جواب دے سکیں اس کا بڑا فائدہ ہوا ہے۔

مثلاً مالی نظام پہ کچھ نوجوانوں کو Reservation تھی اس پر جامعہ کے Senior کلاس کے لڑکوں نے سوال و جواب میں ان کو تفصیل سے جماعت کے مالی نظام اور چندوں کے بارہ میں بتایا تو وہ نوجوان جو پہلے سمجھتے تھے کہ یہ چندہ کوئی صدقہ دے رہے ہیں یا کسی مولوی کو سنبھالنے کے لئے کوئی مدد کر رہے ہیں۔ جب صحیح مالی نظام کا پتہ لگا تو وہ لڑکے جو کئی سالوں سے چندے نہیں دے رہے تھے خود اپنے چندے لے کے اور اپنا حساب لے کے سیکرٹری مال کے پاس آئے کہ اب ہمیں جماعت کے مالی نظام کا پتہ لگا اور ہمیں شرمندگی ہے کہ ہم اتنا عرصہ چندہ نہیں دیتے رہے، ہم یہ چندہ دینے آئے ہیں۔ جو بھی سوال ہے اس کا جواب دو تو اس کا صحیح اثر ہوتا ہے بجائے اس کے کہ چپ کرا دو کہ نہیں نہیں ایسے اعتراض نہ کرو، آپ ہر ایک کا اعتراض سنیں پھر اس کا جواب دیں تا کہ سوال کرنے والے کی تسلی ہو۔

حضورانور نے فرمایا: ہماری کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی لاجک (Logic) نہ ہو۔ کوئی بات ایسی نہیں ہے جو (دین) کی تعلیم کے خلاف ہو۔ جب ایسا نہیں ہے تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں صرف سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ مجھ سے بھی براہ راست لوگ سوال کر دیتے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا پیس ویلج کا ایک لڑکا ہے جو کافی برے کاموں میں، Drugs وغیرہ میں ملوث ہے۔ ایک دفعہ میں نماز پر جارہا تھا تو وہ راستہ میں مل گیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ نماز پڑھنے جانا ہے کہ نہیں؟ تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اس کو (بیت) سے Ban کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ کون تمہیں Ban کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ تو جب میں اسے اندر لے گیا تو میرے ساتھ ہی اس نے نماز پڑھی اس کے بعد وہ مجھے فون بھی کرتا رہا اور اس طرح میرا اس سے تعلق بن گیا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: یہ تو ضروری چیز ہے Ban تو نہیں کرنا۔ بعض عہدیدار Rigid ہوتے ہیں۔ تو ان کی وجہ سے لوگ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جن کے ماں باپ کے عہدیداروں کے ساتھ تعلقات خراب ہوتے ہیں اور Grievances بڑھ جاتی ہیں تو اس کی وجہ سے ان کے گھروں میں نظام کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔ جس سے پھر ایک فاصلہ پیدا ہونا شروع ہوتا ہے۔ ہم نے فاصلے کم کرنے ہیں بڑھانے نہیں ہیں۔ دراڑوں کو کم کرنا ہے دراڑیں بڑھانی نہیں ہیں۔ آپ لوگوں نے یہ سوچ کے کام کرنا ہے خواہ کتنا بڑا کوئی ہو۔ جس طرح کا بھی کوئی اعتراض ہو اس کو حوصلہ سے سنو اور اس کا جواب دو اور اگر جواب سے اس کی تسلی نہیں ہوئی تو پیچھے پڑے رہو اور اس کی تسلی کرواؤ اس کے بعد اگر نہیں جواب آتا تو مجھے لکھ دو۔ انتظامی جواب ہے یا سوال ہے یا کسی قسم کا بھی ہے مجھے لکھ دو۔

ایک مربی نے سوال کیا کہ یہاں سال میں دس (10) دن کے لئے طلباء کی کلاس ہوتی ہے تو اس میں نوجوانوں سے سوال و جواب کا پروگرام رکھا جاسکتا ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ کے صدر کو مشورہ بھی دو۔ جن کے دماغوں میں نوجوانوں کو سنبھالنے کے لئے کوئی تجاویز آتی ہیں وہ صدر خدام الاحمدیہ کو لکھ کر دیں اور مجھے بھی لکھ کر بھجوائیں۔

ایک مربی نے عرض کیا ایک مسئلہ جو ہمارے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ گھروں میں عہدیداران کے خلاف باتیں ہوتی ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: یہی تو میں کہتا رہتا ہوں کہ ہوتی رہتی ہیں اور ہمارے پاس کوئی ڈنڈا اور پولیس تو ہے نہیں جو بند کروادیں ہم نے سمجھانا ہی ہے اور میں سمجھاتا رہتا ہوں اور میں خطبات میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر آپ لوگوں کے نوجوانوں سے، بچوں سے اچھے دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو پھر والدین جو مرضی باتیں کرتے رہیں وہ بچے آکر آپ کو بتائیں گے آپ دیکھیں اگر عہدیدار غلط ہیں تو امیر صاحب کو لکھ دیں کہ اس طرح سے دلوں میں بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدظنیاں پیدا ہو رہی ہیں اس کا تدارک ہونا چاہئے اس کا علاج ہونا چاہئے اور اگر تین ہفتے میں چار ہفتے میں آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی ردعمل جماعتی نظام کی طرف سے نہیں ہو رہا ہے تو مجھے لکھ دیں۔

کینیڈا کے سپرد ممالک میں کام کرنے والے مربیان کو حضورانور نے فرمایا کہ اپنی جماعتیں منظّم کریں۔ آپ کو چھ ماہ، سال بعد میں نے انڈیپنڈنٹ کر دینا ہے۔ پھر آپ کے اپنے جلسے اور پروگرام ہوں گے۔ آپ جو کینیڈا کے تحت ہیں یہ تو صرف ابتدائی طور پہ تھا تا کہ آپ Establish ہو جائیں پھر آہستہ آہستہ سب ملک Independent ہونے ہیں۔ بلکہ وہاں کی عاملہ بھی میں نے کہا تھا بنالیں۔ جہاں جہاں دس، پندرہ، بیس احمدی ہوگئے ہیں وہاں عاملہ بنائیں اور جو مربی انچارج ہے وہ صدر جماعت ہوگا۔ باقی عاملہ Elect کرلیں۔ آپ کی ذمہ داریاں بڑھنی ہیں۔ اس لئے اب خود (دعوت الی اللہ) اور تربیت کے لئے طریقے Explore کریں۔

ایک مربی نے عرض کیا کہ میں جہاں رہتا ہوں وہاں پر صرف میرے علاوہ ایک اور فیملی ہے تو کس طرح دعوت الی اللہ کے کام کرنے چاہئیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: اپنے اپنے حالات کے مطابق دعوت الی اللہ کے طریقے دیکھیں۔ یہ جو ہدایات ہوتی ہیں وہ ان لوگوں کے لئے جنرل ہوتی ہیں جہاں جماعتیں قائم ہیں۔ آپ کے وہاں تھوڑے لوگ ہیں، آپ نے (دعوت الی اللہ) کر کے جماعت کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس کے لئے آپ کو دعائیں بھی کرنی پڑیں گی رات کو اٹھ کر نفل بھی پڑھنے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بڑھائے اور پھر کوشش بھی کرنی ہوگی۔ دعاؤں سے ہی کام ہوگا۔ سب (مربیان) نفلوں کی عادت ڈالیں۔ پرانے زمانہ میں آپ کے (مربی) انچارج مکرم مبارک نذیر صاحب کے والد صاحب سیرالیون، نائیجیریا اور غانا وغیرہ گئے تو ان کے بارہ میں یہی رپورٹس ہیں کہ دعائیں کرتے ہوئے انہوں نے جماعتیں بنادی تھیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: جو نئے احمدی ہوئے ہیں، پہلے تو ان کو وقف جدید، تحریک جدید کے چندوں کی عادت ڈالو جو وہ دے سکتے ہیں، اپنی خوشی سے دیں۔ پھر جب وہ چندہ دینا شروع کر دیں اور عادت پڑ جائے تو ان کو بتاؤ کہ یہ تو ایسا چندہ تھا جو آپ کو عادت ڈالنے کے لئے

تھا۔لیکن جماعت میں ایک نظام ایسا بھی رائج ہے جو مستقل چندہ کا ہے اور اس میں 1/16 تک چندہ دینا ہوتا ہے اور آپ اپنے حالات کے مطابق دیکھ لیں کہ آپ دے سکتے ہیں یا ابھی نہیں دے سکتے۔ یا اس میں سے اپنے کمزور مالی حالات یا تنگی کی وجہ سے ایک حصہ یا اگر سارا ہی معاف کروانا ہو تو وہ بھی ہو سکتا ہے۔

فرمایا: بہرحال آپ نے ان کو نظام میں پوری طرح سمونا ہے۔ افریقہ میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض ایسے احمدی ہیں جو بیعت کرتے ہیں اور ساتھ ہی چندہ کا نظام پوچھتے ہیں اور شامل ہو جاتے ہیں۔ بعض ہیں جو بڑی دیر سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ تو ہر ایک کی اپنی اپنی ایمانی حالت پر منحصر ہے کہ کس حد تک وہ احمدیت کو سمجھا ہے اور نظام کو سمجھا ہے اور نظام کے ساتھ Attached ہے۔ تو پہلے آہستہ آہستہ ان کو عادت ڈالیں اور وقف جدید، تحریک جدید کے چندے میں شامل کریں۔ خاص طور پر وقف جدید میں شامل کریں۔ چاہئے سال کے دو ڈالر یا چار ڈالر ہی دیں یا جو فیملی ممبر ہے وہ دو دو ڈالر دے دیں پھر آہستہ آہستہ ان کو نظام کے بارے میں سمجھاتے رہیں۔ جب تربیت ہو جائے گی تعلق ہو جائے گا، سمجھ جائیں گے تو پھر وہ خود ہی Main Stream میں شامل ہو جائیں گی اور ان کو سارے نظام کا، چندوں کا بھی پتہ لگ جائے گا۔

حضور انور نے ان نئے ممالک کے مربیان کو جہاں ابھی جماعت کا آغاز ہے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا:

وہاں تو کوئی سیکرٹری مال نہیں ہے آپ امیر صاحب کینیڈا سے ایک رسید بک لے لیں، عمومی طور پہ مربیان کو روکا ہوا ہے کہ انہوں نے مالی معاملات میں Involve نہیں ہونا۔ یہ عمومی ہدایت ہے جہاں جماعتیں ہیں لیکن جو نئے ممالک ہیں، اب مثلاً Belize میں، Paraguay میں یا Islands میں نئی نئی جماعتیں جو قائم ہو رہی ہیں۔ وہاں مربی ہی صدر جماعت ہے۔ جب وہ صدر ہے تو ظاہر ہے کہ وہ مالی معاملات میں Involve ہوگا۔ آپ چندہ لیں اور باقاعدہ اس کی رسید بنا کر دیں اور وہ جمع کروا دیا کریں۔ Exceptions ہر جگہ ہوتی ہیں لیکن عموماً یہی ہے کہ جہاں دوسرے کام کرنے والے افراد میسر ہیں وہاں مربیان مالی معاملات میں Involve نہ ہوں۔ جب ان نئے ممالک میں جماعت (-) بڑھے گی تو پھر جماعت کے لوگوں کے سپرد یہ کام ہو جائے گا۔

ملک Paraguay کے مربی نے سپینش زبان سیکھنے کے حوالہ سے راہنمائی چاہی تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے کینیڈا میں رہ کر کچھ تو سیکھ لیا ہے اب وہاں جا کر بھی دیکھیں کوئی ایسے شارٹ کورسز ہوں وہاں ہوتے ہوں تو اس میں داخلہ لے لیں اور زبان سیکھیں۔ مربیان جہاں جہاں بھی جا رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں۔ ایک تو یہ کہ آپ جب لوگوں سے بات چیت شروع کریں تو کوشش کر کے مقامی زبان میں کریں اور اپنی زبان میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے آپ وہاں کے کسی ادارہ میں داخلہ لیں اور مزید کورسز کریں۔ پہلے جائزہ لے لیں کہ کس قسم کے کورسز فائدہ مند ہیں، اس کی فیس اور اخراجات جو ہیں وہ لکھ کر بھجوائیں۔ آپ نے پڑھائی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی کرنے ہیں، پڑھائی بھی، (دعوت الی اللہ) بھی، تربیت بھی اور اپنی اصلاح بھی۔ چاروں کام اکٹھے چلیں گے۔

مربی سلسلہ Belize نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ Belize میں اب جماعت کی تعداد تقریباً 100 ہو گئی ہے۔ اس وقت خاکسار ہی صدر جماعت ہے۔ سیکرٹری مال جیمویل صاحب ہیں یہ لوکل احمدی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کو ساتھ ساتھ دیکھنا پڑے گا، نگرانی کرنی پڑے گی جو بھی چندے وصول ہوں۔ ساتھ ساتھ لیتے رہیں اور جمع کرواتے رہیں۔ بلاوجہ کسی کے ایمان کو آزمانا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ غریب لوگوں کی Temptation زیادہ ہو جاتی ہے اگر مال زیادہ دیر جیب میں پڑا رہے۔

مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ سیکرٹری مال صاحب صرف چندہ کا حساب رکھتے ہیں اور چندہ کی رقم ہم اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے ساتھ ساتھ جمع کرواتے رہا کریں۔

ایک مربی سلسلہ نے عرض کیا کہ ساؤتھ امریکن ممالک میں جو نومبائعین ہیں وہ کافی غریب ہیں تو بعض اوقات وہ جماعت کے پاس مالی مدد کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: مدد کے لئے آتے ہیں اور وہ Genuine کیسز ہیں تو آپ خدمت خلق کا بجٹ بنا کے یہاں اپنے امیر جماعت کو بھیج دیا کریں۔ مدد اور تالیف قلب کا بجٹ ہونا چاہئے۔ یہ آپ کو مل جائے گا۔

حضور انور نے میٹنگ کے آخر پر ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: تربیت کرو۔ ہمارا کام تربیت کرنا ہے۔ قرآن کریم میں ذکـــــر کا حکم آیا ہے وہ کئے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ چاہے کوئی بڑا ہے چھوٹا ہے آپ لوگ اس لئے یہاں پر متعین کئے گئے ہیں کہ آپ نے تربیت کرنی ہے اور (دعوت الی اللہ) کرنی ہے یہ دونوں کام ہیں بس ایمانداری سے ان کاموں کو کئے جاؤ اور کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، اللہ کا خوف ہونا چاہئے باقی کسی بندے کا خوف نہیں کھانا اور اگر کہیں مسائل ہیں تو میرے سے رابطہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام دیا ہوا ہے اس نظام کو سمجھو اور اس کے مطابق چلو۔ اللہ حافظ ہو۔

مربیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ بعد ازاں تمام مربیان نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الذکر تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چالیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم محمد النصر حاشر، عبدالوکیل، عریب احمد خان، بلار احمد منہاس، اذن خالد بھلی، اسماعیل حیدر، عدنان احمد، مسرور احمد، حسیب نعمان، نورالدین طارق، عزیز احمد خان، ذیشان عارف سندھو، یاسر منصور، ریان احمد مرزا، فرحان انس ایاز، ثمر نور خان، بسال احمد، فاران ورک، عمیر احمد چٹھہ،

عزیزہ ماہ نور طارق، نائمہ منہاس، عائشہ طاہر، فاتح ابراہیم، یسریٰ نسیم چوہدری، ماہدہ رحمٰن مرزا، ایشل منصور، شازیہ نثار، زارہ بٹ، عائزہ عاطف، ملائکہ چوہدری، رملہ ڈوگر، زارہ خان، عطیہ منور، علیزہ احسان، شافیہ درثمین، عاتکہ بشریٰ احمد، ماہدہ نورالنہار احمد، ہنزہ بھلی، ہانیہ خلود، عزیزہ کاشفہ نوید

تقریب آمین اور دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

پیارے آقا کے دیدار کی سعادت

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہائش گاہ سرائے محبت سے باہر بشیر سٹریٹ اور احمدیہ ایونیو پر ہزاروں کی تعداد میں مرد وخواتین اور نوجوان بچے بچیاں ساڑھے نو بجے سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور نوجوان مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

پیس ولیج کے یہ مکین اس بات کے منتظر تھے کہ کسی وقت بھی ان کے دل وجان سے پیارے آقا اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائیں گے تو جہاں ان کی بستی کی گلیاں قدم بوسی کا شرف پائیں گی وہاں اس کے مکین بھی اپنے گھروں کے سامنے اپنے پیارے آقا کے دیدار کی سعادت پائیں گے۔

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بشیر سٹریٹ پر پیدل روانہ ہوئے پیس ولیج کی دوسری گلیوں اور راستوں کی طرح بشیر سٹریٹ کے مکینوں نے بھی اپنے اپنے گھروں کو رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا ہوا ہے۔ ہر گھر ایک دوسرے سے بڑھ کر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزین ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں تو لوگ پہلے ہی اپنے گھروں سے باہر تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی جو گھروں کے اندر تھے وہ بھی اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔ ہر ایک خوشی ومسرت سے معمور تھا۔ ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں ہر گھر کے سامنے کھڑی فیملیز اپنے کیمروں سے حضور انور کی تصاویر بنا رہی تھیں۔ ہر کوئی اپنی سعادت اور خوش نصیبی پر خوش تھا کہ ان کا آقا ان کے اتنا قریب ہے۔ بڑی عمر کے بچے بچیاں اپنے کیمروں سے مسلسل تصاویر بنا رہے تھے۔ ہر گھر کے باہر بالکونی میں، سیڑھیوں پر اور پھر آگے سڑک پر کھڑے مرد وخواتین اور بچے بچیاں بڑی تعداد میں قدم قدم پر اپنے آقا کا دیدار کر رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت ان کے سلام کا جواب دیتے، ان کے بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے اور بعضوں سے گفتگو فرماتے اور حال دریافت فرماتے۔ کتنے ہی بابرکت لمحات تھے جو ان کے گھروں کی دہلیز تک آن پہنچے تھے۔

بشیر سٹریٹ پر چلتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عبدالسلام سٹریٹ پر تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے احمدیہ ایونیو پر تشریف لے آئے۔ سارا پیس ولیج یہ امن کی بستی دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے۔ آج جس طرح ان کے گھر روشن تھے ان کے دل بھی روشن تھے۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے درمیان گلی کوچوں میں چلتا ہوا دیکھ کر ان لوگوں کے نصیب جاگ اٹھے تھے۔

حضور انور کے چاروں طرف اس قدر ہجوم تھا کہ چلنے کے لئے راستہ بنانا پڑتا تھا۔ قدم قدم پر نعرے بلند ہو رہے تھے اور ہر قدم پر ان ناقابل بیان مناظر کی سینکڑوں تصاویر بن رہی تھیں۔

بعض فیملیاں اپنے بچوں کو اٹھائے ہوئے آگے کرتیں اور اس بات کو ترستیں کہ حضور ان کے بچے کو پیار کر دیں۔ اپنا ہاتھ لگا دیں۔ حضور انور آہستہ آہستہ چل رہے تھے اور اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے سلام کا جواب دیتے۔ بعض فیملیز حضور انور کے انتہائی قریب آ جاتیں۔ حضور انور ان کا حال دریافت فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔

آج بڑا روح پرور ماحول تھا اور یہ امن کی بستی روحانی خوشبو سے معطر تھی۔ جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے وہاں ان کی آنکھیں بھی خوشی کے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

بڑے رقت آمیز مناظر دیکھنے میں آ رہے تھے۔ حضور انور نے جب ایک بچے کو پیار کیا اور اپنا ہاتھ لگایا تو اس کی ماں نے اپنے بچے کو سینے سے لگا لیا اور روتے ہوئے چہرہ کے اس حصہ کو چومنا شروع کر دیا جہاں حضور انور کا ہاتھ لگا تھا۔ آج عشق ومحبت اور فدائیت کی ان گنت داستانیں رقم ہوئیں اور ہر ایک کے ایمان کو جلاء ملی۔ اللہ یہ سعادتیں، یہ برکتیں، یہ خوشیاں اور یہ رونقیں اس بستی کے لئے اور اس کے مکینوں کے لئے مبارک کرے۔ یہ ایمان افروز مناظر گیارہ بجکر دس منٹ پر اس وقت اپنے اختتام کو پہنچے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر سٹریٹ پر واقع رہائش گاہ سرائے محبت تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......☆